Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم :- جمعہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

جلد ۳ | ۲۱ صلح ۱۳۲۸ ہش | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

رجسٹریشن فیس میں اضافہ

کراچی ۲۰ جنوری ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ڈاک کی رجسٹریشن فیس تین آنے کی بجائے چار آنے کر دی ہے۔ اسی طرح تاروں کی رجسٹریشن فیس بھی ۱۷ جنوری سے بڑھ گئی ہے۔

جرمنی میں اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے احمدی مجاہد کی روانگی

ایمسٹرڈم ۲۰ جنوری ۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب واقف زندگی جرمنی میں دارالتبلیغ قائم کرنے کے لئے ایمسٹرڈم سے روانہ ہو گئے ہیں ۔ احباب انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

اسرائیل اور لبنان کے درمیان معاہدہ ہو گیا

لندن ۲۰ جنوری۔ غیر مصدقہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ لبنان اور اسرائیل کے نمائندوں کے درمیان صلح کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں لیکن ابھی دونوں حکومتوں کی طرف سے اس معاہدہ کی توثیق نہیں ہوئی۔

ایشائی ممالک کی کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی تقریر

نئی دہلی ۲۰ جنوری ۔ انڈونیشیا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سترہ ایشیائی ممالک کی مجوزہ کانفرنس آج صبح نئی دہلی میں شروع ہو گئی۔ آج کے اجلاس میں مختلف ممالک کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ رات کو ایک خفیہ جلسہ ہوا ۔ جس میں اس معاملہ پر غور کیا گیا کہ انڈونیشیا پر ولندیزوں نے جو جارحانہ اقدام کیا ہے اس کے خلاف کیا قدم اُٹھایا جائے۔

آج صبح کے اجلاس میں پاکستان کے نمائندے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا یہ نیک فال ہے کہ وُہ ممالک جن کے بہت سے مسائل مشترک ہیں ۔ وُہ ایک مشترکہ معاملہ پر غور کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس آخری نہ ہو گی ۔ بلکہ ایسے ممالک جن کے اکثر مسائل میں اشتراک پایا جاتا ہے ان میں سے جب بھی کسی مُلک کو کوئی مشکل درپیش ہو گی ۔ وُہ اس کو حل کرنے کیلئے سب اکٹھے ہو جایا کریں گے آپ نے کہا ہمارا یہ اجتماع متحدہ اقوام کے منشور کے عین مطابق ہے۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ اقوام متحدہ سے بالا بالا ہی کوئی فیصلہ کر لیا جائے بلکہ اس کا مقصد اسکے ہاتھ مضبوط کرنا اور طے شدہ امور کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کوشش کرنا ہے آپنے کہا آج کی کانفرنس میں ۱۷ ممالک جو اقوام متحدہ کی انجمن کے ممبر ہیں شامل ہو رہے ہیں ۔ اگر وُہ متفقہ طور پر کوشش کریں ۔ تو وُہ ایک اور ملک یعنی انڈونیشیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنا سکتے ہیں ۔ کیونکہ وُہ انجمن کا تیسرا حصہ ہیں ۔ اور دُنیا کی نصف آبادی ان ممالک پر مشتمل ہے ۔ مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس میں جو فیصلے کئے جائیں گے ۔ تمام ممبران پر نہایت سنجیدگی سے غور کریں گے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ کانفرنس کا صدر پنڈت نہرو کو منتخب کیا گیا ہے انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا یہ کانفرنس اس لئے طلب کی گئی ہے کہ ہمارے ایک ہمسایہ مُلک کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے ۔ اور یہ اقدام تمام ایشیائی ممالک کے لئے چیلنج ہے۔ رات کے خُفیہ اجلاس میں حسب ذیل ۴ سفارشات پر غور کیا گیا (۱) جمہوری حکومت کو تسلیم کیا جائے (۲) تمام وُہ علاقہ جو ۱۸ دسمبر تک اسکے پاس تھا واپس کیا جائے (۳) درمیانی عرصہ کے لئے عبوری حکومت بنائی جائے (۴) مجلس دستور ساز کے انتخاب کے بعد انتقال اقتدار کیا جائے (۵) اقوام متحدہ کی طرف سے ایک ادارہ قائم کیا جائے جو ان امور پر عمل کرائے۔

جنگ کی صورت میں کوئی مشرق وسطیٰ کا تیل حاصل کر سکیگا

نیو یارک ۲۰ جنوری امریکی نیوز اور ورلڈ رپورٹ" کے اسٹاف رپورٹر نے بذات خود تمام علاقے کا دورہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر شوٹنگ وار شروع ہو گئی ۔ تو کوئی طاقت مشرق وسطیٰ کا تیل حاصل نہیں کر سکیگی ۔ نامہ نگار کا کہنا ہے " برطانیہ اور امریکہ کا اس علاقہ سے بلاواسطہ تعلق ہے ۔ لیکن ان دونوں کے پاس موقع پر مشرق وسطیٰ کی حفاظت کے لئے کوئی سامان موجود نہیں ہے " یہ خیال کہ عرب ریاستیں روس پر حملہ کرنے کے لئے اڈے مہیا کر دینگی اب ختم ہوتا جا رہا ہے ۔ اس کے بجائے اسبات کے زیادہ امکانات ہیں کہ مشرق وسطیٰ ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جائے گا ۔ اگر روس نے وہاں حملہ کیا تو چند ہفتوں میں روسیوں کی بڑی فوجیں مشرق وسطیٰ کے تیل کے ذخیروں تک پہنچ سکتی ہیں ۔ اور چند ماہ کے اندر روسی فوجیں نہر سویز اور شمالی افریقہ کے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہیں ۔ ہر طرف سے مشرق وسطیٰ کی کمزوری ظاہر ہے ۔ دُنیا کے اس حصے میں جس قدر مغربی لوگ سکونت پذیر ہیں وُہ کھلم کھلا اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر روس نے لڑائی کرنے کا فیصلہ کر لیا تو وُہ نہایت آسانی سے یہاں آ سکتا ہے۔ (اسٹار)

بجلی کے بل صرف دفتر میں ہی ادا کئے جائیں

لاہور ۲۰ جنوری ۔ حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بعض غیر ذمہ دار لوگ گھروں میں جا کر بجلی کے محکمہ کے واجبات وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ فرضی بل بھی بنا کر دیتے ہیں ۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تمام شہروں میں بجلی کے بلوں کی وصولی کے خاص دفتر قائم ہیں ۔ بل وہاں ادا کرنے چاہئیں ۔ گھر آ کر مطالبہ کرنے والے کسی شخص کو کوئی رقم نہیں دینی چاہیئے بلکہ ایسے شخص کو پولیس کے حوالے کر کے بجلی کے بل وصول کرنیوالے دفتر میں اطلاع دینی چاہیئے ۔ لاہور کارپوریشن کے رقبے میں روپیہ وصول کرنے کے دفتر یہ ہیں :-

(۱) ریونیو آفس بھارت بلڈنگ

(۲) سب ڈویژنل آفس اچھرہ

(۳) سب ڈویژنل آفس لاہور چھاؤنی

(۴) " " " اتھا لاہور

(۵) " " " [illegible]

لاہور میں وزیر اعظم کا ورود

لاہور ۲۰ جنوری ۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں آج بذریعہ طیارہ مغربی پاکستان کے دس روزہ دورہ کے سلسلہ میں لاہور وارد ہوئے ہوائی مستقر پر ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔

سرحد کابینہ میں تبدیلی

پشاور ۲۰ جنوری ۔ صوبہ سرحد کے وزیر خان عباس خان کی جگہ جو اب صوبائی کونسل کے رکن نہیں رہے خان محمد فرید خاں کو مقرر کیا گیا ہے۔

پیتل کی دوّنیاں سرکاری سکہ ہیں

لاہور ۲۰ جنوری ۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پیتل کی دوّنیاں (ہندوستان کی بنی ہوئی) پاکستان میں سرکاری سکّے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں ۔ اور انہیں آزادانہ قبول کرنا چاہیئے ۔ انہیں کم قیمت پر بازار میں دے کر نقصان نہیں اُٹھانا چاہیئے ۔ یہ سکّے سینٹ بنک آف پاکستان لاہور میں تبدیل کرائے جا سکتے ہیں۔

عرب اشتراکیت کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ سعودی سفیر

لنڈن ۲۰ جنوری۔ لنڈن میں مقیم سعودی سفیر شیخ حافظ وہاب حال ہی میں یورپ سے آئے ہیں۔ انہوں نے سٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ اگرچہ دنیا میں کسی عظیم جنگ کا اعلان ابھی تک نہیں ہوا۔ لیکن دنیا میں حقیقی معنوں میں امن بھی قائم نہیں ہے۔ مشرق وسطی میں جنگ اور گڑبڑ ہو رہی ہے۔ یہ جنگ نہ صرف فلسطین میں لڑی جا رہی ہے بلکہ اس کا اثر مشرق وسطی کے تمام لوگوں کے دماغوں پر موجود ہے

چین میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جنگ روس اور امریکہ کے درمیان ہو رہی ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ چین میں اشتراکی فتح کے بعد مستقبل میں کیا واقع ہوگا۔ غالباً اس سے ہر جگہ اشتراکیت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ شیخ حافظ وہاب نے فلسطین میں گڑبڑ زیادہ کرانے والی امریکی پالیسی کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح امریکہ مشرق وسطی میں اشتراکیت کو پھیلانے میں مدد دے رہا ہے۔ سفیر نے اس امید کا اظہار کیا کہ صدر ٹرومین دوبارہ مشرق وسطی کی حالت پر غور کریں گے۔ اور صیہونیت کے متعلق اپنی پالیسی کو درست کرلینگے

(اسٹار)

اسرائیل کی سرحد کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے اختلافات

عزام پاشا

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ کل عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ان کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کا مصالحتی کمیشن کاؤنٹ برناڈوٹ مرحوم کے طریقہ کار پر عمل کرے گا۔ مرحوم ثالث نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ کہ عرب لیگ کو اپنی تمام تجاویز سے باخبر رکھنے کا انتظام کیا تھا۔ اسی طرح عرب لیگ اپنے نظریات سے بلا واسطہ کمیشن کو مطلع کرتی رہا کرے گی۔

عزام پاشا نے مزید بتایا کہ کمیشن عرب لیگ کے لئے ایک افسر رابطہ مقرر کرے گا۔ مسئلہ فلسطین کی طرف برطانوی طرز عمل کا تذکرہ کرتے ہوئے عزام پاشا نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ میں اسرائیل کی مستقل سرحدوں کے متعلق اختلافات تو ہیں لیکن۔ اصولی طور پر ان دونوں کے درمیان کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔

کل عزام پاشا نے مصر کے وزیر خارجہ سے مختصر ملاقات کی۔ (اسٹار)

لبنانیوں کے لئے اسپینی اعزاز

بیروت ۲۰ جنوری۔ اسپین کی حکومت نے لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح بے۔ لبنان کے وزیر خارجہ حمید فرنجیہ۔ وزارت خارجہ کے ڈائرکٹر فواد عموان اور وزارت خارجہ کے سیاسی محکمے کے افسر اعلے محمد علی حمزہ کو اعزازی تمغے دیئے ہیں۔

لبنان کے اعزازی قونصل خانے

بیروت ۲۰ جنوری۔ لبنان کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ میکسیکو کوسٹاریکا۔ نکارگوا اور بلجیم میں اعزازی قونصل خانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (اسٹار)

اپنی قسم کی پہلی منطقائی کانفرنس

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ ایشیائی کانفرنس میں شرکت کرنے والے آسٹریلوی مندوب نے ایک بیان میں کہا میں اس کانفرنس میں شامل ہونے والے ایشیائی نمائندوں کے ساتھ انڈونیشیا کے مسئلے پر مذاکرات کا انتظار کر رہا ہوں۔ کیونکہ منطقائی بنیاد پر باہمی مشورے اور میل ملاپ کے لئے یہ پہلا قدم ہے۔

ڈاکٹر برٹن نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

یہ بات موزوں ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نے اس کانفرنس کو طلب کیا ہے۔ برطانوی دولت مشترکہ کے ممالک نے لندن کی حالیہ کانفرنس میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی حمایت کریں گے دولت مشترکہ کے پانچ ممبران اس کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں۔ یہ کانفرنس اقوام متحدہ کو انڈونیشیا کے مسئلہ کو حل کرنے میں امداد دینے کے لئے طلب کی گئی ہے۔

انہوں نے کہا ہمارے خیالات اور مقاصد مشترک ہیں۔ اور اس منطقہ کے دیگر ممالک کے مشورے کے ساتھ ہم انڈونیشیا کے مسئلے کو منصفانہ اصولوں اور آزاد اور خود مختار حکومت کی حوصلہ افزائی کے اصول پر طے کرنے کے لئے تجاویز پیش کریں گے۔ یہ اصول اقوام متحدہ کے چارٹر میں شامل ہیں۔ (اسٹار)

چاند کے سفر کی تیاریاں

ٹورنٹو ۲۰ جنوری۔ کینیڈا کی راکٹ سوسائٹی نے ۱۹۴۰ء میں ایک خاص جہاز کے ذریعہ چاند میں جانے کی مہم میں کافی ترقی حاصل کی تھی دنیا کے تمام حصوں سے رضاکاروں کے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ وہ یہ سفر کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مضمون میں اسکیم کی وضاحت کرتے ہوئے سوسائٹی کے صدر نے کہا ہے اس اسکیم پر اس سال دس کمپنیاں کام کرنا شروع کر دیں گی۔ اس سفر کے لئے جو خاص قسم کا جہاز تیار کیا جائے گا۔ اس کی شکل بم کی طرح کی ہوگی۔ یہ جہاز ۲۰۰ فٹ لمبا اور اس کا قطر ۵۰ فٹ ہوگا۔ اور وزن قریباً ۱۰۰۰ ٹن ہوگا۔ اور کرہ ارض کے بعد کی فضا میں سفر کرنے کے لئے اسکو ٹھنڈا بنایا جائے گا۔ اس جہاز کو چلانے کے لئے ۲۰ موٹریں ہونگی۔ چاند کی ناہموار زمین پر آسانی کے ساتھ اس جہاز کے اترنے کے لئے خاص قسم کے پہیئے لگائے جائیں گے۔

سوسائٹی کی انجینئرنگ کمیٹی نے اس جہاز میں استعمال ہونے والے انجن کا نقشہ تقریباً تیار کر لیا ہے۔ اس انجن میں کیمیاوی اجزا ایندھن کا کام دیں گے۔ اور یہ انجن خود بخود ٹھنڈا ہوتا رہے گا۔ چاند کے سفر میں کل خرچ کا اندازہ ۱۲۵۰۰۰۰ پونڈ کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک فالتو جہاز بھی شامل ہے۔ اور چاند کے اڈے کے لئے سامان بھی شامل ہے۔

ایک مرتبہ جب جہاز زمین کی کشش کے علاقے سے دور ہو جائے گا تو اس کے لئے مزید سفر کو پورا کرنے کے لئے بہت کم ایندھن کی ضرورت پڑے گی۔ جہاز مریخ اور زہرہ سے گذرے گا۔ لیکن ان ستاروں میں سے کسی میں قیام نہیں کرے گا۔ مسٹر ناکس کا کہنا ہے کہ یہ جہاز اس سفر کے بعد پھر واپس زمین پر آجائیگا۔ اس سفر میں ۱۹ ماہ کا عرصہ لگے گا۔ (اسٹار)

رضاکار اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔

مولانا بزمی کا بیان

لاہور ۱۹ جنوری۔ پچھلے دنوں بعض اخبارات میں روزنامہ احسان کے مدیر اعلیٰ مولانا سید ابوسعید بزمی کے ریاست بھوپال میں وزیر لگائے جانے کے متعلق جو افواہ چھپی تھی۔ اس کے متعلق استفسار پر مولانا بزمی نے فرمایا مجھے ریاستی سیاسیات سے علیحدہ ہوئے پورے سات سال ہو چکے ہیں۔ میں اب پاکستان کا ایک آزاد و وفادار شہری ہوں۔ اور میں خدمت پاکستان ہی کو اپنی زندگی کا مقصد وحید گردانتا ہوں۔

آپ نے فرمایا ہندوستان اور اس کی ریاستوں کی سیاسیات کی جو موجودہ پوزیشن ہے وہاں سے ایک پاکستانی کا عہدہ پر آ سکنا ناممکن ہی نہیں محال ہے۔ اور اگر ایسی کوئی پیشکش ہوئی بھی جب بھی میں خدمت پاکستان پر خدمت بھوپال کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

(نامہ نگار خصوصی)

آئندہ ہفتہ سے کھانڈ کا پورا راشن ملا کریگا

لاہور ۲۰ جنوری۔ مغربی پنجاب کے محکمہ سول سپلائیز کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ کھانڈ کے راشن میں جو پچاس فیصدی کمی کر دی گئی تھی وہ اب بحال کر دی گئی ہے۔ چنانچہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء سے کھانڈ کا پورا راشن ملنا شروع ہو جائے گا۔ شادی اموات اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے جو علیحدہ کھانڈ مہیا کی جاتی تھی مذکورہ بالا تاریخ سے وہ بھی بحال کر دی جائے گی۔

مصر اور پاکستان کے درمیان معاہدے

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان امریکہ اور یمن وغیرہ سے مختلف معاہدات طے کرنے کے سلسلے میں حکومت مصر نے بعض وزراء پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹی معاہدات کے امکانات سے متعلق بعض اہم تجاویز مرتب کرے گی۔ (اسٹار)

ڈربن کے فسادات پر "اسکاٹسمین" کا تبصرہ

لنڈن ۲۰ جنوری۔ اخبار اسکاٹسمین نے اس بات کو معنی خیز بتایا ہے کہ ہندوستانی اور افریقی لیڈروں نے غیر یورپین لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پر امن رہیں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار مذکور نے کہا وہ جانتے ہیں کہ ڈربن کے فسادات سے ڈاکٹر ملان کو وہ بات میسر ہو جائے گی جس کی بنا پر وہ مقامی باشندوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ اخبار نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر ملان اور ان کے مددگار فسادات سے اس بات کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کریں گے کہ مساوات ناممکن ہے۔ مزید کہا۔ اگر ڈربن کے فسادات سے حکومت کے لئے یہ بات بہت آسان ہو جائے گی کہ پولیس کو مشین گنوں سے لیس کیا جائے اور مقامی باشندوں کو اپنی جگہ پر رکھا جائے۔ لیکن جنوبی افریقہ غلطی پر ہوگا اگر وہ یہ خیال کرے تاکہ اس قسم کے فسادات سے اقوام متحدہ کو یقین ہو جائے گا کہ ڈاکٹر ملان نہایت مشکل اور نازک مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو صرف سیاسی نقطہ نظر سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ (اسٹار)

اسی ۸۰ فیصدی کشمیری عوام پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے

نیو ۲۰ جنوری۔ پچھلے دنوں ایک پریس ملاقات کے دوران میں لالہ کوڈورام ایم۔ ایل۔ اے نے بیان کیا کہ آزاد و غیر جانبدار استصواب رائے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان اپنی تمام فوجیں کشمیر سے واپس بلائے۔ کشمیر کے اصل باشندوں کو جو پاکستان میں پناہ گزین ہیں پھر سے ان کے گھروں میں آباد کیا جائے تا وہ اپنی قسمت کا آزادانہ طور پر آپ ہی فیصلہ کر سکیں۔ تقریر و تحریر اور پریس کی کامل آزادی ہونی چاہیئے۔ تاکہ آزاد کشمیر کے باشندے اپنے نقطۂ نظر کو بخوبی واضح کر سکیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ اگر مذکورہ بالا حالات پیدا کر دیئے جائیں تو پھر مجھے پورا یقین ہے کہ کشمیر کے اسی فیصدی لوگ پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔

علاقائی بنیاد پر استصواب کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے لالہ کوڈورام نے کہا یہ تجویز بالکل بے معنی ہے۔ سارا کشمیر پاکستان کا ہے اور اسی کو ملنا چاہیئے۔

روزنامہ
الفضل
۲۱ جنوری ۱۹۴۹ء

پیدائشی کفر اور ارتداد کی سزا

چونکہ قرآن کریم میں مرتد کی وہ سزا کہیں نہیں بیان کی گئی۔ جو بعض لوگوں نے اپنے دل سے بنالی ہے۔ اس لئے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید سے اپنے دعوے کو ثابت کرو۔ تو یا تو وہ روایات کی پناہ لیتے ہیں۔ اور یا قرآن مجید کی بعض آیات سے بعید از قیاس تاویلوں کے ذریعہ مطلب براری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں کہیں اشارہ تک موجود نہیں ہے۔ کہ کوئی انسانی عدالت ایسے شخص کو جو اسلام سے محض مذہب کی خاطر پھر جاتا ہے اور کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیتا ہے قتل کی سزا دے سکتی ہے۔ قتل تو ایک بڑی چیز ہے قرآن کریم میں ایسے مرتد کے لئے ایک چھڑی مارنے کی بھی سزا مقرر نہیں ہے۔ جو کوئی انسانی عدالت دے سکتی ہو۔ خواہ وہ عدالت کتنے ہی متقی اور خدا پرست جج کی عدالت ہی کیوں نہ ہو۔ اس مسئلہ کے متعلق حال کے مسلمان علماء نے بڑی چھان بین کی ہے اور قرآن کریم کا ورق ورق الٹا ہے۔ اور ایک ایک آیت کا جائزہ لیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ قتل مرتد کی سزا قرآن کریم سے ثابت کی جائے۔ مگر ان کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

اب یہ ایک سیدھی سی بات ہے کہ اگر اسلام میں صرف مذہب کے لئے اسلام ترک کرنے کی کوئی سزا ہوتی۔ خاصکر قتل کی سزا۔ تو یقیناً قرآن کریم اس پر خاموش نہ ہوتا۔ مگر حیرت ہے کہ بعض وہ علماء بھی جو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں ایسی سزا کا کوئی ذکر اذکار نہیں ہے۔ پھر بھی اس بات پر مصر ہیں کہ اسلام میں ارتداد اور ترک اسلام کی سزا قتل ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ قرآن کریم میں ارتداد کی سزا موجود ہے۔ اور جو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی اسکی سزا دے گا۔ لیکن چونکہ ان لوگوں کے نزدیک یہ سزا سزا نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک اپنے ہاتھ سے سزا دینا ثابت نہ کریں۔ پھر مزید لطف کی بات یہ ہے کہ پیدائشی کافر کے لئے جو سزا قرآن کریم میں مقرر ہے۔ اس کو تو قبول کر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو شخص اسلام قبول نہیں کرتا اسکو اپنے مذہب پر رہنے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی اسکو سزا دے گا۔ مگر جب مرتد کے لئے بھی قرآن کریم یہی سزا مقرر کرتا ہے۔ تو اسکو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔

آپ قرآن کریم کی وہ تمام آیات ایک جگہ لکھ لیں جنمیں ارتداد اور پیدائشی کفر کی سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو آپ کو صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ پیدائشی کفر اور ارتدادی کفر کی سزا ایک ہی ہے۔ اس میں سرمو فرق نہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ نے مختلف جگہوں میں اس سزا کا مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ مگر سب کا نتیجہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی ان دونوں قسموں کے کفر کی سزا دے گا۔ کسی انسانی عدالت کو ان جرائم کی سزا دینے کی اجازت نہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم میں خالص ارتداد کی سزا مقرر ہے۔ تو اب کسی عالم کا کیا حق ہے۔ کہ وہ اس کی سزا کوئی ایسی ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ جو اس سے مختلف ہو۔ جس طرح ہم پیدائشی کفر کی اسی سزا پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو قرآن مجید میں مقرر ہے۔ تو ہم خالص ارتداد کی اس سزا کو کیوں نہیں مانتے۔ جو قرآن مجید میں مقرر ہے۔ آخر اس امتیاز کی کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ اگر ایک پیدائشی عیسائی لا اکراہ فی الدین کی آڑ لے کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔ تو ایک ایسا شخص جو اسلام قبول کر کے کچھ مدت کے بعد غور و خوض سے اس نتیجہ پر پہونچتا ہے۔ کہ یسوع مسیح واقعی خدا کا بیٹا ہے۔ اور اسکے کفارہ کے بغیر میری نجات نہیں ہوسکتی۔ ایسا شخص لا اکراہ فی الدین کی آڑ لے کر اپنی جان کیوں مومنین کے ہاتھوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتا؟ یہ ایک معقول سوال ہے۔ اور ہر انسان کا حق ہے۔ کہ اس سوال کا جواب طلب کرے۔ اگر خدانخواستہ قرآن کریم میں یہ امتیاز رکھا بھی گیا ہوتا۔ تو پھر بھی یہ عقلی اعتراض صحیح ہوتا لیکن اب جبکہ قرآن کریم میں ایسا امتیاز موجود ہی نہیں۔ تو پھر کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ قرآن کریم کی معصوم آیات سے توڑ مروڑ کر بعید از قیاس تاویلوں سے یہ امتیاز ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔

چنانچہ معاصر آزاد میں جناب قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب شمس آبادی نے سورۂ توبہ کی ایک آیۂ کریمہ سے نہ معلوم کس طرح یہ نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل مقرر ہے۔ حالانکہ آیۂ کریمہ کے ظاہر الفاظ میں ایک نقطہ بھی ایسا نہیں۔ جو اس عجیب و غریب نتیجہ پر دلالت کرتا ہو۔ متذکرہ آیۂ کریمہ حسب ذیل ہے:-

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھمّوا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ۔ فان یتوبوا یک خیرا لھم۔ وان یتولوا یعذبھم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاٰخرۃ۔ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر۔

قسمیں کھاتے ہیں وہ اللہ کی کہ نہیں کہا انہوں نے حالانکہ یقیناً یقیناً کہا انہوں نے کلمہ کفر اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے اور قصد کیا اس بات کا کہ جسے نہیں پا سکے وہ اور نہیں برا منایا انہوں نے سوائے اس کے کہ غنی کیا انہیں اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے پس اگر وہ توبہ کریں ہے بہتر ان کے لئے اور اگر مونہہ موڑیں عذاب دے گا انہیں اللہ عذاب دردناک دنیا اور آخرت میں اور نہیں ان کے لئے زمین میں کوئی دوست اور نہ مددگار

قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اسپر تحریر فرماتے ہیں:-
"اس آیت کریمہ کے دو لفظ عذابا الیما فی الدنیا والاٰخرۃ اور وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر پر ذرا سا غور کرنے سے مرتد کا حکم سمجھ میں آجاتا ہے مرتد کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔ کہ زمین پر اسکے لئے کوئی امداد کرنے والا نہیں ہے۔ یہ حکم کسی دوسرے مجرم کے بارے میں سارے قرآن میں موجود نہیں ہے۔ یہ مرتد پر عتاب الٰہی ہے۔ کہ اسکو زمین پر کوئی جائے پناہ نہیں ہے اس کے لئے کوئی ایسا قانون یا رخصت نہیں ہے۔ کہ جس کی وجہ سے وہ معاف ہو سکے۔ صرف توبہ ہے کہ وہ اس دین سے توبہ کر کے دین اسلام پھر قبول کر لے۔ ورنہ اسکے لئے کوئی جائے امان نہیں خواہ وہ بیت الحرام کے پردوں میں بھی کیوں نہ چلا جائے۔ اسکے لئے پناہ اور معافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرتد کے واجب القتل ہونے پر تمام امت کا ہر زمانہ میں اجماع رہا ہے۔"

اب ذرا غور فرمایئے آیۂ کریمہ میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ یعذبھم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاٰخرۃ یعنی اللہ تعالےٰ ان کو دنیا اور آخرت میں عذاب الیم دے گا۔ اول تو اس میں کہاں یہ آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی انسانی قاضی بھی عذاب الیم دے سکتا ہے۔ پھر جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اس آیہ میں لفظ "دنیا" کی وجہ سے قاضی صاحب کو یہ بعید از قیاس تاویل کرنے کی جسارت ہوئی ہے۔ گویا آپ کے خیال میں اللہ تعالےٰ دنیا میں کسی کو سزا دینے پر قادر نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے پاس سوائے اس کے چارہ نہیں تھا۔ کہ وہ مرتد کو کسی انسانی قاضی سے قتل یا سنگساری کی سزا دلائے۔ کیا قاضی صاحب کے خیال میں یہ جو قرآن کریم میں بار بار گزشتہ اقوام اور افراد پر نزول عذاب الیم کا ذکر آتا ہے یہ محض خیالی ہے۔ ان کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں؟ کیا اللہ تعالےٰ نے محض ہمیں ڈرانے کے لئے ہی ہمیں ایسا فرمادیا ہے؟ اگر قاضی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ دنیا میں انسانوں کو سزا نہیں دے سکتا۔ اور اگر دے سکتا ہے تو صرف انسانی قاضیوں کے ذریعہ ہی دے سکتا ہے۔ تو پھر آپ کی یہ دلیل واقعی لاطائل ہے۔ لیکن اگر ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر صحیح ہو تو پھر؟

قاضی صاحب نے ما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر کے الفاظ سے بھی یہی معنے نکالے ہیں۔ کہ مرتد کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ زمین پر اسکے لئے کوئی امداد کرنے والا نہیں ہے۔" یعنی ان کو قتل کر دیا جائے۔ یہاں بھی آپ فی الارض کے الفاظ سے مغالطہ ڈالنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ آپ کا طرز استدلال یہ ہے کہ چونکہ "ارض" پر اللہ تعالےٰ کسی کا ولی و نصیر تو ہو نہیں سکتا اور صرف انسان ہی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہاں یہ کہنا کہ مرتد کا ارض پر کوئی ولی و نصیر نہیں ہوگا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ قاضی صاحب کے ہم خیال انسان مرتد کو پکڑ کر فوراً قتل کر دیں۔ افسوس ہے کہ ہم اس لاجواب استدلال کی داد نہیں دے سکتے۔ کیونکہ قرآن کریم میں بار بار اللہ تعالےٰ نے اپنے آپکو مومنوں کا ولی و نصیر فرمایا ہے۔ اور نصر من اللہ و فتح قریب کا وعدہ بھی کیا ہے۔ قاضی صاحب کے خیال میں چونکہ اللہ تعالےٰ ارض پر تو نصرت دے ہی نہیں سکتا شاید جس نصرت کا اس آیہ کریمہ میں ذکر آیا ہے۔ وہ آسمان پر حاصل ہوگی۔ اور اس نصرت سے جو فتح کبھی ملے گی وہ بھی آسمان پر ہی ملے گی نہ کہ زمین پر۔

قاضی صاحب کا اس سے بڑھ کر حیرت ناک استدلال یہ ہے کہ کسی کے ولی و نصیر نہ ہونے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اسکو پکڑ کر فوراً قتل کر دیا جائے۔ یعنی اگر آپ مثلاً زید یا عمرو کے ولی و نصیر یعنی دوست اور مددگار نہیں بنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ زید یا عمرو کو فوراً قتل کر دیں کتنا معقول استدلال ہے؟

آخر میں ہم قاضی صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ خدا کے لئے اسلام کو دنیا میں اس طرح بدنام کرنے کی کوشش نہ فرمائیں۔ اور جو چیز قرآن کریم میں موجود نہیں ہے اسکو زبردستی اس میں نہ ٹھونسیں۔ اور اسکے پاک کلمات میں اپنی طرف سے ایسے معنے نہ بھریں جن کے وہ متحمل نہیں ہیں۔ اس طرح نہ صرف آپ مسلمانوں ہی کو مغالطہ میں ڈال رہے ہیں بلکہ اسلام کے راستہ میں بھی ایک سد سکندری کھڑی کر رہے ہیں۔ اگر اسلام میں خالص ارتداد کی سزا قتل یا سنگساری ہوتی تو اس کا ذکر صاف لفظوں میں قرآن کریم میں موجود ہوتا ہے ایسی ضروری بات پردوں میں بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی جس قرآن کریم کا یہ دعوے ہو کہ اسمیں ہر ایک بات تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ اسکو کیا ضرورت تھی کہ قتل مرتد جیسی اہم بات کا ایسے گول مول الفاظ میں ذکر کرتا۔ کہ اس عقدے کو کھولنے

قلبِ یورپ میں اسلام و احمدیت کی منادی (رپورٹ دسمبر ۱۹۴۸ء)

ملاقاتوں، جلسوں اور ٹریکٹوں کے ذریعے تبلیغ اسلام

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ــــ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

چودھویں تبلیغی میٹنگ

۱۹۴۸ء کی آخری تبلیغی میٹنگ مورخہ ۱۵ دسمبر کو منعقد کی گئی۔ حاضری خدا کے فضل سے خوشکن تھی۔ ایک بڑی تعداد سامعین کی نوجوان طبقہ پر مشتمل تھی۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی نو پیشگوئیوں کو بسط کے ساتھ پیش کیا۔ اور بتایا کہ ہزار کل سال پہلے کی پیش خبریاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں پوری ہوئی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کا دعوے کرنے والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قبول کریں لوگوں نے تقریر میں پیش کردہ حوالہ جات کے نوٹ لئے اور جب سوالات کا موقع دیا گیا تو نہایت دلچسپ سلسلہ گفتگو جاری ہوا۔ ایک صاحب نے اٹھ کر پہلے خاکسار کے متعلق بیان کیا کہ یہ بڑی ہمت اور جرأت کے مالک ہیں۔ کہ غیر ملک میں آ کر غیر زبان میں اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرتے ہیں بعض طلباء تھیالوجی کے بھی موجود تھے۔ ایک نے بڑے جوش سے بیان کردہ پیشگوئیوں کی دقیق تاویلات کرنا چاہیں۔ اور کہا کہ پیشگوئی میں کسی نبی کو وعدہ نہیں دیا گیا۔ صرف خدا کے مختلف ظہوروں کا ذکر ہے۔ نیز کہا کہ خدا کے نام پر سب کچھ کہنے کا مطلب تو یہ تھا کہ یہوواہ کے نام پر بولا جاتا۔ لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو اللہ کو پیش کیا ہے پھر کہا کہ شعیر، سینا اور فاران جگہوں کے نام نہیں ہیں وغیرہ۔ خاکسار نے جب اسکی باتوں کی تردید کی تو بعض حاضرین نے کہا کہ واقعی معترض کی باتیں کچی تھیں۔ ایک صاحب نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ روح حق پولوس کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی میٹنگ کا سلسلہ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں کچھ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اس میٹنگ میں برادرم محترم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس بھی رونق افروز تھے۔ جو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں چند دنوں کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو عراقی نوجوان بھی ملے۔ جو بہت حیران تھے کہ کیا اسلام کی تبلیغ کے لئے یہاں بھی ایک مشن قائم ہے۔ بعد میں ان سے مفصل ملاقات بھی ہوئی۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز خاکسار ایک معمر خاتون کی دعوت پر گفتگو کے لئے گیا۔ ابتداء میں انہوں نے مسیحیت کی تائید میں بڑے جوش سے باتیں کیں۔ جب خاکسار نے اسلام کی تعلیم کی خوبیاں۔ پیغام اسلامی کی عالمگیری۔ مسیح ؑ کی ابنیت کے عقیدہ کا بطلان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو پیش کیا تو ایک حد تک متأثر ہوئیں۔ بلکہ ہمارے مشن کی مالی امداد کی خواہش سے پانچ فرینک ۱/۴/۳ روپے کی رقم بھی پیش کی ایک روز ایک صاحب HERR FELIX آئے۔ اور قرآن کریم کا ترجمہ مطالعہ کرنے کی خواہش کی۔ ان سے مختصر گفتگو ہوئی۔ ایک دن ایک خاتون FRL. SCHWERDTFEGER آئیں ان سے پہلے بھی گفتگو ہو چکی تھی۔ یہ تینوں افراد میٹنگوں میں باقاعدگی سے شامل ہونیوالوں میں سے ہیں۔ ان سے حضرت ابراہیم ؑ کے ساتھ خدائی وعدہ قرآنی تعلیم کے ہر پہلو پر حاوی ہونے مسیح ؑ کی تعلیم کے محدود ہونے۔ واقعہ صلیب کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود ؑ کے معجزہ شفا پر ۲½ گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔

ایک روز ایک صاحب کے ہاں گیا۔ یہ صاحب دیر سے اسلام کو دل سے مانتے ہیں۔ غرض ان کی بیوی کے ساتھ تبلیغی گفتگو کرنا تھی۔ چنانچہ سوا گھنٹہ تک اس سے اسلام کی خوبیوں پر باتیں ہوئیں۔ ایک روز دو نوجوان طلباء آئے۔ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں پر گفتگو ہوئی۔ جن عراقیوں کا اوپر ذکر گذر چکا ہے وہ مینائی اور ڈیڑھ گھنٹے تک احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی چند روز کے بعد پھر آئے اور اس مرتبہ خاکسار سے انٹرویو کے رنگ میں متفرق سوالات کے ذریعہ احمدیت اور اسکی تبلیغی کارروائیوں کے متعلق مفصل معلومات حاصل کیں تا مصری اور عراقی اخبارات میں مضامین بھجوا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی دیا گیا۔

ایک روز ایک صاحب HERR CHDUFF قبر مسیح ؑ کے موضوع پر گفتگو کرنے آئے۔ ان سے علاوہ زبانی گفتگو کے انہیں بعض ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔ ایک روز ایک معمر بزرگ صورت وارد ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ہمارا ایک ٹریکٹ تھا۔ ان سے اسلامی جنگوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کی ضرورت پر گفتگو ہوئی۔

ایک روز ایک مصری نوجوان کو بلایا۔ برادرم مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب بھی اس روز یہاں موجود تھے اس مصری نوجوان نے ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی خطبہ میں خاکسار نے مناسب پیرایہ میں حضرت مسیح موعود ؑ کو قبول کرنے کی اہمیت واضح کی۔ بعض اوقات عرب ممالک کے نوجوانوں سے گفتگو کا موقع ملتا ہے۔ اگر فلسطین شام کے مبلغین کرام کچھ عربی لٹریچر بالخصوص فلسطین میں یہود کے وجود سے خطرہ پر مشتمل حضرت امیر المومنین کے مضمون کا عربی ترجمہ اور رسالہ البشریٰ بھجوا دیں تو بہت مفید رہے گا۔ خاکسار ان سطور کے ذریعہ متعلقہ حضرات سے گذارش کرتا ہے۔ پتہ یہ ہے

Stampfenbach. Star. 63

Zurich 6

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلا اور دکھ سے بچنے کیلئے خاص ایمان کی ضرورت

(فرمودہ ۳۱ر جنوری ۱۹۰۳ء)

فرمایا "کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا۔ اور وہ اس وقت آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا۔ بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں۔ وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت کرتا ہے من کان للہ کان اللہ لہ بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالےٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آ جائے تو فوراً خدا کو چھوڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔ دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلا ناگہانی۔ اس بلا سے خدا تعالےٰ بچا لیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو"۔ (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)

قبر مسیح کا اعلان

سال ۱۹۴۷ء میں نیز ۱۹۴۸ء کے شروع میں اس ملک کے بعض اخبارات و رسائل میں ہمارے متعلق مضامین شائع ہوئے تھے۔ ان کی فہرست تیار کر کے سب کو قبر مسیح ؑ کے اعلان پر مشتمل ٹریکٹ روانہ کیا ایسے اخبارات کی تعداد باون ۵۲ تک پہنچی ہے اسی عرصہ میں ایک اخبار نے یہ لکھا کہ اسلام کے پیرو ہمیں محمد کی تعلیم کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ ایک ایسے مذہب کو ہمارے ملک میں کوئی میدان میسر آ سکے گا۔ جو تعدد ازدواج کی تعلیم دیتا ہے۔ اٹلی کے ایک اخبار کا تراشہ بھی موصول ہوا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ علاوہ دوسرے ممالک کے زیورک میں بھی ایک اسلامی مشن قائم ہے۔ ایک اخبار نے لکھا کہ کچھ ہندو سوئٹزرلینڈ میں اسلام کو پھیلا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے ان کی ناوانی کا عالم۔ اس خبر کو ایک اور اخبار نے بھی نقل کیا۔ خاکسار نے ملک کے گیارہ چوٹی کے اخبارات کو ایک خط کے ذریعہ اسلام کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کی دعوت دی

نئے ٹریکٹ کی اشاعت

سال کے اختتام اور نئے سال کی آمد کے موقعہ پر لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک ٹریکٹ بعنوان "وہ ندائے آسمانی" تحریر کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود ؑ کی تحریرات سے چند مختلف اقتباسات جمع کئے گئے اور لوگوں کو دعوت دی گئی کہ اس زمانہ میں اٹھائی جانے والی اس آسمانی آواز پر کان دھرو۔ جو تمہاری بہبودی کے لئے ہے یہ ٹریکٹ ڈاک کے ذریعہ نہایت منتخب لوگوں کو بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں ہمارے احمدی بھائی ہر مبارک احمد قرائی اور محترمہ محمودہ نے بھی مناسب رنگ میں اسے تقسیم کیا۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس حقیر سعی کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اس ٹریکٹ کے اخراجات کا بڑا حصہ برادرم مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان نے اپنے دادا مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ادا فرمایا۔ فجزاهم اللہ تعالےٰ خیراً۔ بعض لوگوں کو ان کے خطوط کے جواب میں خطوط لکھے اور لٹریچر بھجوایا۔ اس ماہ بعض لوگوں کو دعوت نامے۔ عام لٹریچر۔ خطوط اور نیا ٹریکٹ بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ ان کی تعداد چار صد سے زائد ہے

آئندہ تبلیغی میٹنگ ۱۱ر جنوری کو ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ ۱۳ر جنوری کو عیسائی طلباء کی ایک یونین میں جہاں بعض دیگر مذاہب کے نمائندگان بھی تقاریر کریں گے۔ خاکسار کو اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی دعوت ملی ہوئی ہے۔ احباب سے کامیابی کی دعا کی درخواست ہے۔ ان جلسوں کے معاً بعد خاکسار جرمنی کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہو رہا ہے۔ احباب دل سے کامرانی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الٰہی

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ باوجود بہت بڑی جماعتی ذمہ داری کے دن اور رات آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ نصف رات گذرنے پر خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک عبادت کرتے چلے جاتے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور آپ کے دیکھنے والوں کو آپ کی حالت پر رحم آتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دفعہ میں نے ایسے ہی موقعہ پر کہا یارسول اللہ آپ تو خدا تعالےٰ کے پہلے ہی مقرب ہیں۔ آپ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا جب یہ بات سچی ہے کہ خدا تعالےٰ کا میں مقرب ہوں اور خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کرکے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا ہے تو کیا میرا یہ فرض نہیں کہ جتنا ہو سکے میں اس کا شکریہ ادا کروں۔ کیونکہ آخر شکر احسان کے مقابل پر ہی ہوا کرتا ہے۔

آپؐ کوئی بڑا کام بغیر اذن الٰہی کے نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے حالات میں لکھا جا چکا ہے کہ باوجود مکہ کے لوگوں کے شدید ظلموں کے آپ نے مکہ اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ پر وحی نازل نہ ہوئی۔ اور وحی کے ذریعہ سے آپ کو مکہ چھوڑنے کا حکم نہ دیا گیا۔ اہل مکہ کے ظلموں کی شدت کو دیکھ کر آپ نے جب صحابہؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دی۔ اور انہوں نے آپ سے خواہش ظاہر کی کہ آپ بھی ان کے ساتھ چلیں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے ابھی خدا تعالےٰ کی طرف سے اذن نہیں ملا۔ ظلم اور تکلیف کے وقت جب لوگ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے اردگرد اکٹھا کر لیتے ہیں آپ نے اپنی جماعت کو حبشہ کی طرف ہجرت کرکے چلے جانے کی ہدایت کی اور خود اکیلے مکہ میں رہ گئے کہ آپ کے خدا نے آپ کو ابھی ہجرت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

خدا کا کلام آپ سنتے تو بے اختیار ہو کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے خصوصاً وہ آیات جن میں آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن شریف کی کچھ آیات مجھے پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اس کے جواب میں کہا یارسول اللہ! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے میں آپ کو کیا سناؤں۔ آپ نے فرمایا۔ میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے لوگوں سے بھی قرآن پڑھوا کر سنوں۔ اس پر میں نے سورہ نساء پڑھ کر سنانی شروع کی۔ جب پڑھتے پڑھتے میں اس آیت پر پہنچا کہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا یعنی اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر قوم میں سے اس کے نبی کو اس کی قوم کے سامنے کھڑا کرکے اس قوم کا حساب لیں گے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بس کر بس کرو" میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے ٹپ ٹپ کرکے آنسو بہہ رہے تھے۔

نماز کی پابندی کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ سخت بیماری کی حالت میں جبکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے گھر میں نماز پڑھ لینے اور لیٹ کر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہوتی ہے آپ سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے آتے۔ ایک دن آپ نماز کے لئے نہ آ سکے تو حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ لیکن اتنے میں طبیعت میں کچھ سہولت معلوم ہوئی تو فوراً دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف چل پڑے۔ مگر کمزوری کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے چلے جاتے تھے۔ دنیا میں خوشنودی اور توجہ دلانے کے لئے تالیاں پیٹی جاتی ہیں۔ عربوں میں بھی یہی رواج تھا۔ مگر آپ کو خدا تعالےٰ کی یاد اور اس کا ذکر اتنا پسند تھا کہ اس غرض کے لئے بھی ذکر الٰہی استعمال کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے فرمایا ابوبکرؓ نماز پڑھائیں۔ اتنے میں آپ کام سے فارغ ہو گئے اور فوراً مسجد کی طرف چل پڑے۔ جب آپ مسجد میں پہنچے تو ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپؐ مسجد میں آگئے ہیں تو بے تاب ہو کر تمام نماز پڑھنے والوں نے تالیاں پیٹنی شروع کر دیں جس سے ایک طرف تو یہ بتانا مقصود تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ان کے دل بے انتہا خوش ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف ابوبکرؓ کو توجہ دلانا مطلوب تھا کہ آپ کی امامت ختم ہوئی اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے ہیں ابوبکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے امام کی جگہ چھوڑ دی۔ نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ جب میں نے تم کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا تو تم پیچھے کیوں ہٹ گئے۔ ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ خدا کے رسول کی موجودگی میں ابو قحافہ کا بیٹا کیا حیثیت رکھتا تھا کہ نماز پڑھائے۔ پھر آپ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ تالیاں پیٹنے سے تمہاری کیا غرض تھی۔ خدا کے ذکر کے وقت میں تالیوں کا پیٹنا تو نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ جب نماز کے وقت میں کوئی ایسی بات ہو کہ اس کی طرف توجہ پھرانی ضروری ہو تو بجائے تالیاں پیٹنے کے خدا کا نام بلند آواز سے لیا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو خود بخود دوسروں کی توجہ اس واقعہ کی طرف پھر جائے گی۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ تکلف کی عبادت بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ گھر میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا یہ رسّی کیوں بندھی ہوئی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ حضرت زینب کی رسی ہے۔ جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہیں تو اس رسّی کو پکڑ کر سہارا لے لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہیئے یہ رسی کھول دو۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ اتنی دیر عبادت کیا کرے جب تک اس کے دل میں بشاشت رہے جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ اس قسم کی تکلف والی عبادت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

شرک سے آپ کو اس قدر نفرت تھی کہ وفات کے وقت جبکہ آپ جان کندن کی تکلیف میں مبتلا تھے آپ کبھی دائیں کروٹ لیتے اور کبھی بائیں کروٹ لیتے۔ اور یہ فرماتے جاتے خدا ان یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ یعنی وہ نبیوں کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں اور ان سے دعائیں کرتے ہیں۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ میری قوم اگر میرے بعد ایسا ہی فعل کرے گی تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ میری دعاؤں کی مستحق ہوگی۔ بلکہ میں اس سے کلی طور پر بیزار ہوں گا۔ خدا تعالےٰ کے لئے آپ کی غیرت کا ذکر آپ کی زندگی کے تاریخی واقعات میں آچکا ہے۔ جب مکہ کے لوگوں نے آپ کے سامنے ہر قسم کی رشوتیں پیش کیں تا آپ بتوں کی مذمت کرنا چھوڑ دیں۔ اور آپ کے چچا ابو طالب نے بھی اس امر کی آپ سے سفارش کی اور کہا کہ اگر تم نے اتنی بات بھی نہ مانی تو میری قوم اگر میں نے تمہارا ساتھ نہ چھوڑا تو مجھے بھی چھوڑ دے گی۔ آپ نے فرمایا اے چچا۔ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لاکر کھڑا کر دیں تب بھی خدائے واحد کی توحید کو پھیلانے سے نہیں رک سکتا۔ اسی طرح اُحد کے موقعہ پر جب مسلمان زخمی اور پراگندہ حالت میں ایک پہاڑی کے نیچے کھڑے تھے اور دشمن اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ اس خوشی میں نعرے لگا رہا تھا کہ ہم نے مسلمانوں کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔ جب ابو سفیان نے کہا اُعْلُ ہُبَل۔ اُعْلُ ہُبَل۔ یعنی ہبل کی شان بلند ہو یعنی ہبل کی شان بلند ہو۔ تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو جو دشمن کی نظروں سے چھپے کھڑے تھے اور اس چھپنے ہی میں ان کی خیر تھی حکم دیا کہ جواب دو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اللہ ہی سب سے بلند اور جلال والا ہے۔ اللہ ہی غلبہ اور جلال رکھتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کے لئے جو غیرت تھی اس کی ایک اور عظیم الشان مثال بھی آپ کی زندگی میں ملتی ہے۔ اسلام سے پہلے عام طور پر مختلف مذاہب میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ انبیاء کی خوشی اور غم پر زمین اور آسمان میں تغیر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اجرام فلکی ان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ کسی نبی کے متعلق یہ آتا تھا کہ اس نے سورج کو کہا ٹھہر جا اور وہ ٹھہر گیا۔ کسی کے متعلق یہ آتا تھا کہ اس نے چاند کی گردش کو روک دیا۔ اور کسی کے متعلق آتا تھا کہ اس نے پانی کے بہاؤ کو بند کر دیا۔ مگر اسلام نے اس قسم کے خیالات کی غلطی کو ظاہر کیا اور بتایا کہ درحقیقت یہ استعارے ہیں جن سے لوگ بجائے فائدہ اٹھانے کے اُلٹا غلطیوں اور وہموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن باوجود ان تشریحات کے کچھ لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے خیالات کا اثر باقی رہ گیا تھا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ کے اکلوتے صاحبزادے ابراہیم اڑھائی سال کی عمر میں فوت ہوئے تو اتفاقاً اس دن سورج کو بھی گرہن لگ گیا۔ اس وقت چند ایسے ہی لوگوں نے مدینہ میں یہ مشہور کر دیا کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر سورج تاریک ہو گیا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ خوش نہ ہوئے۔ آپ خاموش بھی نہ رہے۔ بلکہ بڑی سختی سے آپ نے اس کی تردید کی اور فرمایا۔ چاند اور سورج تو خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قانون کو ظاہر کرنے والی ہستیاں ہیں ان کا کسی بڑے یا چھوٹے انسان کی موت یا زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ (بخاری کتاب الکسوف)

جب کوئی شخص عرب کے محاورہ کے مطابق یہ کہہ دیتا کہ فلاں ستارہ کے فلاں برج میں ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اور آپ فرماتے۔ اے لوگو! خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو۔ بارشیں وغیرہ سب خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتی ہیں۔ کسی دیوی دیوتا کی یا کسی اور روحانی طاقت کی مہربانی اور بخشش کے ساتھ نازل نہیں ہوا کرتیں۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کفر من قال مطرنا بنوء)

(از دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۰)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی قیادت کا انتخاب

سال نو کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے قائد کا انتخاب ۲۱ جنوری بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ (بیرون دہلی دروازہ) میں ہوگا۔ تمام خدام بعد نماز مسجد میں ٹھہرے رہیں۔

رتن باغ۔ سیمنٹ بلڈنگ۔ جودھامل بلڈنگ جسونت بلڈنگ اور میکلوڈ روڈ کی علیحدہ نیابت قائم ہے۔ ان جگہوں کے علاوہ لاہور میں رہائش رکھنے والے تمام خدام خواہ وہ باہر سے آکر لاہور میں آباد ہوئے ہوں اس انتخاب میں حصہ لیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

ولادت:۔ میری ہمشیرہ ہاجرہ صدیقہ خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب آف قادیان حال لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد ناصر الدین خان بی اے آر اے ایف۔ ریلوے ہیڈ آفس لاہور

مجلس اقوام متحدہ کا شعبہ "یونیسکو"

حال ہی میں لبنان کے پایہ تخت بیروت میں یونیسکو کا اجلاس ہوا ہے۔ جس میں مختلف ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کے ماتحت بہت سے شعبہ جات ہیں۔ ان میں سے ایک شعبہ مجلس اقوام متحدہ برائے اشاعت علم سائنس اور ثقافت بھی ہے۔ مندرجہ بالا انگریزی اصطلاح کی حرفی تشکیل یوں کی گئی ہے۔

"United Nations Education Scientific & Cultural Organization"

اس مجلس کے دستور اساسی کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں علم اور ثقافت کی اشاعت اور عمومی جہالت کو دور کر کے عالمگیر قیام امن کے لئے کوشش کرنا اور ایسے وسائل و ذرائع بروقتاً فوقتاً غور کرنا جو فارغ البالی اور معیار زندگی کے بلند کرنے میں ممد ہوں۔ اس کا کام مقرر کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا علمی ادارہ کی پہلی کانفرنس بمقام پیرس ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔ اور دوسری کانفرنس ۱۹۴۷ء میں بمقام میکسیکو منعقد ہوئی۔ اور حالیہ تیسری کانفرنس کا انعقاد بیروت میں ہوا ہے جسے سیاحوں کی زبان میں ام العلوم کہا جاتا ہے۔ کیونکہ لبنان بوجہ تعلیمی اداروں کی کثرت کے مشرق میں ایک اہم پوزیشن رکھتا ہے

اس عالمگیر علمی مجلس میں ۴۴ حکومتوں کی طرف سے دو صد ۲۰۰ نمائندوں نے شرکت کی ہے۔ ایک سو پچاس ۱۵۰ اخباری نمائندوں نے شامل ہو کر اس کانفرنس کی اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ شریک ہونے والوں میں سے سات وزراء تعلیم مختلف حکومتوں کے ہیں۔ اور دس اشخاص مختلف یونیورسٹیوں کے چانسلر ہیں۔ ۲۷ پروفیسرز اور ایک خاص تعداد ادباء، علماء، مؤلفین، مصنفین، مترجمین اور اساتذہ کی ہے۔ روسی حکومت نے اس میں شرکت نہیں کی ہے۔

یونیسکو" UNESCO " اگر کامیاب ہونا چاہتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ چھوٹی اقوام کو ہر لحاظ سے طاقتور بنائے جانے کی تجویز پیش کرے اور تخفیف اسلحہ کی قرارداد مساوات کے طریقہ پر ہو۔ تا اس طریق سے یونیسکو اپنے پروگرام اور مقصد میں کامیاب ہو۔ ورنہ ایسی علمی مجالس کا قیام نہ صرف معنر ہوگا۔ بلکہ مجلس اقوام کے قیام کے لئے خطرہ بھی۔

(مقالہ نگار شیخ نور احمد منیر)

ہمارا اپنا مرکز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں اٹھائیں اور چاہیئے کہ ہمارے چندے کم از کم وصیت کے معیار تک پہنچ جائیں۔ اگر کم از کم وصیت کے معیار تک ہمارے چندے پہنچ جائیں تو یہ یقینی بات ہے۔ کوئی شبہ کی بات نہیں۔ کہ ہماری جماعت کا بجٹ ۳۰ لاکھ تک پہنچ جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم اپنے نئے مرکز کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔ سلسلہ کی جائدادوں کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اور آئندہ سلسلہ کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔" (الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں نانکنگ سے حکومت چلی جائے گی

نانکنگ ۲۰ جنوری: قوم پرست حکومت کے بیان سے ۴۸ گھنٹوں کے اندر روانہ ہو جانے کی توقع کی جا رہی ہے اس بات کا امکان ہے۔ کہ وزارتوں کو الگ الگ قائم کیا جائے گا۔ وزارت خارجہ کا دفتر کینٹن جائے گا۔ وزارتیں بھی جنوبی چین میں وسیع علاقہ میں پھیلا دی جائیں گی۔ بنگپو پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے صورت حال بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب کمیونسٹ فوجیں دارالحکومت سے صرف ۷۹ میل دور رہ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت خارجہ غیر ملکی سفارتوں کو ایک یادداشت کے اندر نشگھائی کے دارالحکومت کینٹن منتقل ہو جانے کی ہدایت کرے گی۔ مگر یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ صرف سفراء اور وزراء مختار ہی جائیں گے۔ سفارتی اسٹاف کے دوسرے ممبر یہیں رہیں گے۔ گو کہ حکومت ان کے تحفظ کی ضمانت نہیں کر سکتی۔ نانکنگ میں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ دریائے یانگسٹزی کو عبور کر کے پناہ گزینوں کا ایک سیلاب جنوب کی جانب جا رہا ہے۔ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں جگہ حاصل کرنے کے لئے کشمکش ہو رہی ہے۔ اور کشتیوں پر اس قدر آدمی بیٹھ جاتے ہیں کہ راستہ میں بعض اوقات ان کے عرشے ٹوٹ جاتے ہیں (اسٹار)

مسٹر ایڈن کا دورہ دولت مشترکہ

لندن ۲۰ جنوری: نیوزیلینڈ اور آسٹریلیا کی حکومتوں کی دعوت پر مسٹر انتھونی ایڈن کل سے اپنا دولت مشترکہ کا دو ماہ دورہ شروع کرنے والے ہیں۔ واپسی پر ملایا سے روانہ ہونے کے بعد مارچ میں وہ کراچی اور دہلی میں رکنے کا ارادہ رکھتے ہیں مسٹر ایڈن کو مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت نہرو اور دوسرے لوگوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کی توقع ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کا مرکزی دفتر اس دورہ کو بہت اہمیت دے رہا ہے اس دورہ کے سلسلہ میں وہ کناڈا بھی جائیں گے۔ چونکہ مسٹر ایڈن کنزرویٹو پارٹی کی ممتاز کابینہ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انکے دورہ کو اور بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے ممبروں کو یقین ہے کہ آئندہ انتخابات میں دولت مشترکہ کے تعلقات کا موضوع بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔ اور مسٹر ایڈن کی اطلاعات کو بہت اہمیت دی جائے گی۔ (اسٹار)

جنرل چیانگ کائی شیک نے غیر مشروط طور پر جنگ بند کر دی

کمیونسٹوں کی طرف سے شرائط صلح پیش کر دی گئیں!

نانکن ۲۰ جنوری: جنرل چیانگ کائی شیک کی حکومت نے ایک مختصر بیان جاری کیا ہے۔ جس میں غیر مشروط طور پر جنگ بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور دونوں طرف سے مذاکرات شروع کرنے کے لئے ڈیلی گیٹ مقرر کرنے کی اپیل کی ہے رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ چینی قوم پرستوں نے اپنا فوجی صدر دفتر دریائے یانگسی کے جنوبی کنارے شیاکوان میں منتقل کر لیا ہے۔ جو نانکن کے مضافات میں واقع ہے۔ چینی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ جب بھی ضرورت پڑی ان کی حکومت کنٹن کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جمعہ کو حکومت نانکن سے کینٹن منتقل ہو جائے گی۔

چینی کمیونسٹوں کے لیڈر ماؤ سی ٹنگ نے ایک براڈکاسٹ میں اپنی شرائط چینی حکومت کے سامنے رکھ دی ہیں۔ انہوں نے شرائط رکھنے سے پہلے انتباہ کیا۔ کہ چین کی عوامی فوج کے پاس اس قدر زیادہ طاقت ہے۔ کہ وہ جنرل چیانگ کائی شیک کی فوجوں کے تمام کس بل نکال سکے۔ یہ فوجیں مستقبل قریب میں سرکاری فوجوں کا قلع قمع کر دیں گی۔ انہوں نے جو شرائط رکھیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) جنگی مجرموں کو سزا دی جائے۔ (۲) نام نہاد آئین کو ختم کر دیا جائے (۳) کیومنتانگ نے جو روایاتی آئینی ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ انہیں توڑ دیا جائے (۴) تمام رجعت پسند فوجوں کی از سر نو جمہوری بنیادوں پر تنظیم کی جائے (۵) تمام سامراجی سرمایہ ضبط کر لیا جائے گا۔ (۶) آئینی اصلاحات نافذ کی جائیں (۷) غدارانہ معاہدوں کو توڑ دیا جائے۔ (۹) سیاسی مشاورتی کونسل سے تمام رجعت پسندوں کو نکال دیا جائے۔ اور جمہوری اصولوں پر وزارت بنائی جائے۔

ان تجاویز کے موصول ہونے کے بعد چینی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فوراً نانکن کو خالی کر دیا جائے۔ نانکن سے لوگوں کا اخراج شروع ہو گیا ہے۔

مغربی دنیا کا مشرق بعید میں آخری اڈہ

لندن ۲۰ جنوری: کل یہاں برطانوی حکومت نے کوریہ کی جمہوریہ کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ یہاں اس پر جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس سے بین الاقوامی معاملات میں جاپان کی آئندہ اہم حیثیت کے متعلق بڑھتے ہوئے غور و خوض کا اظہار ہوتا ہے۔

جب کہ چین میں قوم پرست حکومت قریب الختم ہے کوریا سے انخلاء کو مشرق بعید کی سرزمین پر سے مغربی دنیا کے آخری اڈہ کو خالی کر دینے سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے ایک دفاعی اڈہ کی حیثیت سے جاپانی اقتصادیات کی دوبارہ ترتیب کو ایک نئی اور فوری اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔

برطانیہ میں اس سلسلہ میں کوئی غلط فہمی موجود نہیں ہے کہ کوریا کی جمہوری حکومت کو ایک بہت منظم اور استبدادی کمیونسٹ حکومت سے بڑا خطرہ رہے گا۔ جو کہ ملک کے شمالی نصف حصہ میں قائم ہے۔ جہاں اقوام متحدہ کے کمیشن کا بائیکاٹ کیا گیا ہے یہ خدشہ ہے کہ صدر رنگمین رہی کی حکومت مقابل حکومت کا زیادہ عرصہ دباؤ برداشت نہ کر سکیگی۔ خاصکر اب جب کہ کوریا کے جزیرہ نما کے شمال میں ایک کمیونسٹ چین کی وجہ سے یہ دباؤ اور زیادہ ہو جائے گا۔ ایسی ہی صورت حال میں ایسے ہی مسائل جرمنی میں بھی پیش آئے تھے یعنی جاپان کی اقتصادی حالت کو کس طرح بحال کیا جاوے اور ساتھ ہی ساتھ اسے ایشیاء پھر مغربی جمہوریتوں اور دوسری ایشیائی حکومتوں کے لئے فوجی خطرہ بھی نہ بننے دیا جائے (اسٹار)

کشمیر کے استصواب میں ووٹ دینے کا اختیار کس کو ہوگا

لندن ۲۰ جنوری: سر اولف کیرو سابق گورنر صوبہ سرحد نے ایک خط "ٹائمز" میں شائع کیا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں کہ کشمیر میں استصواب کے لئے ووٹ دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ جس پر پاکستان اور ہندوستان متفق ہوں گے آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ووٹروں کی نئی فہرستیں تیار کی جائیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ووٹروں کی فہرستوں کے تیار کرنے میں کم از کم ایک سال وادی کشمیر میں لگے گا۔ بشرطیکہ عملہ بہت ہی اہم اور قابل ہو۔ لیکن جو دور دراز کے علاقے ہیں۔ ان میں فہرستیں تیار کرنے پر کم از کم دو سال لگ جائیں گے۔

اس کے علاوہ ووٹ دینے کا اختیار کن کو ہوگا؟ کیا ہر بالغ کو ووٹ دینے کی اجازت ہوگی۔ اگر ہر بالغ کو ووٹ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ تو پابندیاں کس قسم کی ہونگی کیا جائداد، تعلیم کو ووٹ کی بنیاد قرار دیا جائے گا۔ آخر میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ یہ بھی واضح نہ ہو سکا کہ آیا ووٹ دینے کا اختیار عورتوں کو بھی ہوگا یا نہیں؟

اساتذہ کی ہڑتال

اوٹاوہ ۲۰ جنوری: آج کل مانٹریال کے اسکولوں کے تقریباً ۵۰ ہزار طلباء تفریح کرتے پھر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے استادوں کے ہڑتال کر دینے کی وجہ سے انہیں غیر متوقع طور پر تعطیلات مل گئی ہیں۔ فرانسیسی بولنے والے ۵۰۰ اساتذہ کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہ میں ۲ ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ کیا جائے انگریزی بولنے والے ۳۰۰ استادوں نے ہمدردی میں ہڑتال کر رکھی ہے (اسٹار)

روسی علاقہ سے پناہ گزینوں کی روانگی

لندن ۱۹ جنوری: برلن میں ایک امریکی ترجمان کے بیان کے مطابق روس کے مقبوضہ علاقہ سے ۲ ہزار سیاسی پناہ گزین مغربی برلن میں پناہ حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے نصف تو وہ لوگ ہیں۔ جو یورینیم اور کوئلہ کی کانوں سے بھاگ کر آئے ہیں۔ باقی ماندہ سیاسی پناہ گزین ہیں۔ (اسٹار)

یوگوسلاوی ریلوے

بلگریڈ ۲۰ جنوری: یوگوسلاوی ریلوں میں تخریبی کارروائیوں کی وجہ سے ایک مال گاڑی ٹرلیسٹ کے قریب الٹ گئی۔ اس گاڑی کو جلا ڈالا گیا۔ جس کی وجہ سے ۱۰ افراد شکار ہوئے اور سلسلہ آمد و رفت میں رخنہ پڑ گیا۔ (اسٹار)

فرانس "یہودی حکومت" کو تسلیم کر لیگا

ایک سرکاری ترجمان کا بیان

پیرس ۲۰ جنوری۔ حکومتِ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وُہ یہودی حکومت "اسرائیل" کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ فرانسیسی کابینہ کے اجلاس کے بعد حکومت کے ترجمان فرانکوئس نے ایک بیان میں کہا کہ یہ اقدام اس وقت کیا جائیگا جبکہ فرانس اور "اسرائیل" کے درمیان زیرِ غور معاہدہ مکمل ہو جائے گا۔

آخر دم تک جنگ کرنے کا عزم

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کی ہنگامی حکومت نے پاکستان۔ ہندوستان اور برما کی حکومتوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ ان ممالک نے انڈونیشیا کو اخلاقی مدد دی ہے۔ انجمن نوجوانانِ انڈونیشیا۔ یوتھ کانگرس اور یوپلز یونین نے ایشیائی کانفرنس میں ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ جب تک سرزمین انڈونیشیا ولندیزیوں سے پاک نہیں ہوگی۔ وُہ آخری دم تک لڑتے رہینگے۔ یونین نے اعلان کیا ہے کہ وُہ ایک مقدس جنگ یعنی جہاد کر رہے ہیں اگرچہ دُشمن بہت طاقتور ہے۔ لیکن ہمیں اپنی آخری فتح پر یقین کامل ہے۔ کیونکہ ہم حق اور سچائی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ انڈونیشیا کے باشندے ولندیزی سامراج کو کبھی برداشت نہیں کرینگے ان کے لئے غلامی کی نسبت موت بہتر ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

ریڈیو پاکستان سے کاروائی نشر کی جائیگی

لاہور ۲۰ جنوری سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد ۲۲ جنوری کو یونیورسٹی ہال میں ۱۱ بجے صبح شروع ہوگا لیکن سٹر کار کے لئے ضروری ہوگا کہ وُہ ۱۰½ بجے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔

اس تقریب کی کاروائی ۲۲ جنوری کو پونے گیارہ بجے ریڈیو پاکستان کے کراچی۔ لاہور اور پشاور اسٹیشنوں سے نشر کی جائے گی ۱۰ بجکر ۵۴ منٹ پر ریکارڈ سُنائے جائیں گے دس منٹ بعد کانووکیشن کا آنکھوں دیکھا حال پیش کیا جائے گا۔ اور ۱۱ بجے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی کا خطبہ نشر کیا جائے گا۔

۲۲ جنوری کو ساڑھے گیارہ بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے وزیر اعظم پاکستان کی وُہ تقریر بھی ریلے کی جائے گی جو آپ زراعتی کالج لائل پور میں ارشاد فرمائینگے۔

کیا برطانیہ اسرائیل کو تسلیم کرلے گا؟

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ نے امریکہ کو اس بات پر رضامند کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے کہ اگر فلسطین کے مسئلے کو درحقیقت حل کرنا ہے تو اقوام متحدہ کے فیصلوں کی اطاعت کی جائے نامہ نگار نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اس وقت امریکہ اور برطانیہ کے مذاکرات کا مقصد یہ ہے کہ روڈز میں یہودیوں پر امریکی اثر کا استعمال کیا جائے۔ اور اگر اقوام متحدہ کی اخلاقی مدد کی ضرورت ہے تو انہیں مشرق اردن اور لبنان کے ساتھ مذاکرات میں متوسط روش اختیار کرنی چاہیئے۔ ان باتوں میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ان باتوں کی کس حد تک اہمیت ہے۔

بہت سے حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ طویل عرصہ کیلئے ایک فلسطینی پالیسی مرتب کرے اس میں فلسطین کی حدود کی گارنٹی بھی شامل ہے۔ یہ پالیسی مشرق وسطےٰ کے موجودہ اور آئندہ کے مذاکرات پر قائم کی گئی ہے۔ امریکنوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ برطانیہ کو اسرائیل کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اقوام متحدہ کی ممبری کی درخواست میں اسرائیل کی مدد کے لئے برطانیہ کو امریکہ کے ساتھ ملنا پڑے گا۔

اس قسم کے بیانات سے برطانوی پالیسی سے تجاوز کرتے ہیں۔ جیسا کہ کل مسٹر بیون نے دارالعوام میں کہا ہے کہ اسرائیل کو وقتی طور پر تسلیم کرنے کے فیصلے کے لئے بھی اقوام متحدہ کے فلسطین پر بیان کا انتظار ہے۔

مسٹر بیون کی کاونٹ برناڈوٹ کے پلان کی حمایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہودی ریاست کے وجود کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے بالآخر "اسرائیل" کے تسلیم کئے جانے کے سوال کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

ابھی یہ کسی شخص کو معلوم نہیں ہے کہ کب اور کس مقام پر وہ اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کی شرائط کو پورا سمجھیں گے۔ لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو تسلیم کئے جانے کے امکانات جلدی نہیں ہیں۔ اور اگر قیاس کے خلاف اس ہفتے میں مشرق وسطیٰ کے حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور شائد اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کے امکانات قریب تر ہو سکتے ہیں۔

کراچی میں آتشزنی کی تحقیقات کیلئے جج کا تقرر

کراچی ۲۰ جنوری۔ حکومت پاکستان نے چیف کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ویلانی کو کراچی پورٹ ٹرسٹ میں یکم جنوری اور ۱۳ جنوری کو لگنے والی آگ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے۔ تحقیقات ان امور کو سامنے رکھ کر کی جائے گی۔

(۱) آتشزنی کی دونوں وارداتوں کی وجہ معلوم کی جائے۔

(۲) آگ سے جس قدر نقصان ہوا۔ اس کا اندازہ لگایا جائے۔

(۳) یہ معلوم کیا جائے کہ آگ کو بجھانے کے لئے کیا تمام ذرائع عمل میں لائے گئے۔

(۴) آئندہ اس قسم کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے کیا کاروائی کی جائے۔

دولت مشترکہ کے وزرا خارجہ کی کانفرنس

لنڈن ۲۰ جنوری۔ نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس مئی میں سیلون میں منعقد ہوگی۔ اگرچہ برطانوی حکومت نے اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی۔ تاہم خیال ہے کہ بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

امریکہ اور ایران میں خفیہ معاہدہ ہو گیا

روسی اخبار کا بیان

ماسکو ۲۰ جنوری۔ کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودہ نے خبر دی ہے۔ کہ طہران میں امریکن افسروں اور سپاہیوں کی موجودگی سے سرکاری حلقوں میں یہ مطلب لیا جا رہا ہے۔ کہ پچھلے دنوں ایران اور امریکہ کے درمیان کوئی خفیہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

فلسطین کی مساجد میں شاہ عبداللہ کیلئے دعا

بیت المقدس ۲۰ جنوری۔ فلسطین میں سپریم مسلم کونسل نے نماز جمعہ کے بعد فلسطین کی تمام مساجد میں شاہ عبداللہ کے لئے دعا کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کی بنیاد شاہ عبداللہ کو شاہ فلسطین قرار دینے پر ہے (استقلال)

روس سے مزید گیہوں پہنچ گیا

کراچی ۲۰ رجنوری - معلوم ہوا ہے کہ ایک اور جہاز جس پر تقریباً ۶۰۰۰ ٹن روسی گیہوں ہے۔ ۱۸ رجنوری کو کراچی پہنچ گیا -

ریٹا ہیورتھ مسلمان نہیں ہوگی

کینز ۲۰ رجنوری - جب نائیس کے مقام پر ریٹا ہیورتھ شہزادہ علی خان سے شادی کریگی - تو وہ مسلمان نہیں ہوگی -

شادی کینز کے ایک رومن کیتھولک گرجا میں ہوگی - لیکن بعد ازاں اسلامی رسم غالباً آغاخان کے گھر پر ادا کی جائے گی - (اسٹار)

اقوام متحدہ کو بتادینا چاہیئے کہ فیصلے کا وقت آپہنچا ہے

لندن ۲۰ رجنوری - انڈونیشیا کے وزیر مختار ڈاکٹر سو بن ڈریو انڈونیشیا کے حالیہ واقعات کے دوران میں دفتر خارجہ سے مسلسل رابطہ قائم کئے ہوتے ہیں انہوں نے انڈونیشیا کے ایک ترجمان کے ذریعے کل کہا ہے "ہماری جمہوریت ولندیزوں کی جارحانہ کاروائی کے متعلق ایشیائی کانفرنس کے مضبوط اقدام کی امید لگائے ہوئے ہے اور غالباً ایشیا میں ہر قسم کی سامراجی طاقت کے خلاف ایک بیان دیا جائیگا -

یہ کانفرنس کسی طرح سے بھی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مخالفت میں ✱

✱ کیجا رہی ہے اور کانفرنس میں جو بھی فیصلہ کیا جائیگا وہ سلامتی کونسل کے متضاد نہیں ہوگا یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کیساتھ وابستہ ہونگی کانفرنس تاہم سلامتی کونسل کو واضح کرسکتی ہے کہ گفت و شنید کا وقت

برازیل کے ۳ لاکھ جاپانیوں کی خوش فہمی

لندن ۲۰ رجنوری - برازیل میں ۳ لاکھ ایسے جاپانی باشندے موجود ہیں جنہیں یہ یقین ہے کہ ان کے شہنشاہ نے جنگ جیت لی ہے - اور اس کی فوجیں امریکہ پر قابض ہیں - یہ جاپانی یہاں آکر آباد ہوئے ہیں - وہ لوگ پرتگالی زبان نہیں پڑھ سکتے اور انہیں تمام اطلاعات سندور ہیل نامی ایک خفیہ سوسائٹی کے توسط سے ملتی ہیں سوسائٹی نے یہ خیال اس مقصد سے پھیلایا ہے تاکہ آخر میں عالمگیر طور پر تسلیم کر لیا جائے - مذکورہ بالا سوسائٹی ان جاپانیوں پر پورا اثر رکھتی ہے - اس نے انہیں یقین دلایا ہے کہ بچے اسکولوں سے جاپان کی شکست کی خبریں لاتے ہیں - وہ محض پروپیگنڈا ہیں سوسائٹی کے اثر کو ختم کرنے کے لئے وہاں کی زبان میں کوئی اخبار نہیں ہے - اور ایک ... نے انہیں حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے مسٹر پرائس سے اعتراف کیا کہ یہ کام "خطرناک" تھا (اسٹار)

جرمن نومسلم ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں

دعوت عصرانہ

لاہور ۲۰ رجنوری - آج بعد نماز عصر تعلیم الاسلام کالج کے واقفین زندگی نے اپنے جرمن واقف زندگی بھائی "ہر عبدالشکور کنزے" کو دعوت چائے دی - جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم - اے مولانا عبدالرحیم درد ایم - اے - میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری - شیخ روشن دین تنویر اور انکم ٹیکس آفیسر مسٹر محبوب الرحمن نے بھی شرکت کی تلاوت کے بعد ملک فیض الرحمان فیضی نے ایڈریس پڑھا - جسمیں واقفین کالج کی طرف سے خوش آمدید کہنے کے علاوہ موجودہ کالج کی مختصر سی تاریخ بھی بتائی - اور ان ہولناک واقعات پر بھی اچٹتا سا تبصرہ کیا - جن کی وجہ سے انہیں قادیان کا محبوب کالج چھوڑ کر یہاں آنا پڑا - جس کی ہر شے کو ہندو پناہ گزین تباہ و برباد کر رہے ہیں -

ایڈریس کے جواب میں "ہر عبدالشکور کنزے" نے اپنے اس عزم بالجزم کا ذکر کیا - جو اپنے دل میں لیکر وہ پاکستان آئے ہیں - انہوں نے کہا ہمارا مطمح نظر علم کو عمل کیلئے حاصل کرنا ہے اور میں اس محبوب مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھوں گا -

آخر میں حضرت امیر المومنین نے واقفین کو خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے قرآن پاک کو شوق سے پڑھنے سیکھنے اور اس کی ہر بات پر عمل کرنے کی تلقین کی - اور پھر "وقف زندگی" کی مبارک پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا - "ہر عبدالشکور کنزے" سب سے پہلے نومسلم ہیں - جنہوں نے اسلام کو مکمل سیکھ کر پھیلانے کے لئے زندگی وقف کی اس سے پہلے متعدد انگریز مسلمان ہوئے لیکن چونکہ اُن کا علم محدود رہا - لہذا جب کوئی امتحان کا وقت آیا - وہ نسلی امتیاز پر اسلامی اخوت کو ترجیح نہ دے سکے - مثال کے طور پر آپ نے ایک انگریز عبداللہ کوئلم کا ذکر کیا - جس کو اسلام سے واقعی محبت تھی - لیکن جب پہلی جنگ عظیم میں امتحان کا وقت آیا - تو وہ مسلمان سے پہلے انگریز ثابت ہوا - اور جب وہ مجھے ملا تو وہ عبداللہ کوئلم سے پروفیسر لیون ہو چکا تھا -

آپ نے فرمایا - کہ میرا خدا ہر عبدالشکور کو اصل تعلیم کے حصول کی توفیق دے - تاکہ وہ اعتقاداً اُسے قبول کرنے کے بعد عملاً بھی اس میں لذت اور اپنا براہ راست خدا سے تعلق محسوس کریں - (نامہ نگار خصوصی)

ولندیزی آہستہ آہستہ اپنی فوجیں واپس کرنے پر بھی رضامند نہیں ہیں

نیویارک ۲۰ رجنوری انڈونیشیا کے متعلق عام بحث کے اختتام کے بعد سلامتی کونسل کے سامنے اب یہ مسئلہ ہے کہ اس قسم کا ریزولیوشن تیار کیا جائے جس سے کہ انڈونیشیا کی آزادی پر آہستہ آہستہ عمل کئے جانے کا یقین ہو جائے - اور اس پر عمل درآمد کرانے میں کوئی مشکلات پیش نہ آئیں اور ولندیزیوں کے لئے اسکو قابل قبول بنایا جائے

امریکہ نے جمعہ کی رات کو ایک قرارداد کا مسودہ ممبران میں تقسیم کیا - اس کی بنیاد پر ہفتہ کے روز ایک قرارداد تیار کرنے کے لئے مذاکرات ہوئے -

یہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور کینیڈا کے درمیان قرارداد کے متعلق کافی حد تک سمجھوتہ ہو گیا ہے - اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ ولندیزیوں سے کہا جائے گا - کہ وہ اس علاقے سے رفتہ رفتہ اپنی فوجیں واپس ہٹا لیں - جس پر انہوں نے حال ہی میں قبضہ کیا ہے (اس ماہ کینیڈا کے نمائندے سلامتی کونسل کے صدر ہیں)

اگرچہ امریکی مسودہ کی بنیاد پر جو قرارداد تیار کی جائے گی - اس پر سلامتی کونسل میں غالباً اکثریت رضامند ہو جائے گی - لیکن یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آیا ہالینڈ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے رضامند ہو جائے گا یا نہیں -

اگرچہ اسباب کے امکانات ہیں کہ غالباً ہالینڈ انڈونیشیا کے لیڈران کو بلا شرط رہا کرنے پر رضامند ہو جائے گا - اور اس نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار کو ولندیزی وزیر اعظم مسٹر ڈریز سے مذاکرات کے لئے رہا کر دیا گیا ہے - لیکن ہالینڈ اس بات کو منظور نہیں کرے گا کہ وہ حالیہ پولیس ایکشن کے تحت جو علاقہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے - اس سے اپنی فوجیں رفتہ رفتہ ہٹا لے -

ولندیزیوں کا کہنا ہے کہ یہ بات پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی - کہ سلامتی کونسل کی کمیٹی کو یہ اختیارات دے دیئے جائیں کہ وہ فوجوں کی واپسی کے احکام جاری کرے - چاہے اس کمیٹی کو تبدیل کرکے اسکو اقوام متحدہ کا کمیشن ہی کیوں نہ بنا دیا جائے - اور اس طرح ولندیزی حکومت کو احکام دیئے جائیں - جو کہ خود ایک آزاد مملکت ہے - (اسٹار)

کراچی میں روئی کی آتشزدگی کی

عدالتی تحقیقات

کراچی ۲۰ رجنوری - حکومت پاکستان نے چیف کورٹ سندھ کے آنریبل مسٹر جسٹس ویلانی کو ان آتشزدگیوں کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا ہے - جو یکم جنوری اور ۱۳ رجنوری ۱۹۴۹ء کراچی پورٹ ٹرسٹ کے "مقبول پروڈیوس یارڈ" میں واقع ہوئیں

کابینہ پاکستان میں اختلاف کی

خبر کی تردید

کراچی ۱۹ رجنوری - بمبئی کے بعض اخبارات میں ایک اطلاع شائع ہوئی ہے کہ بعض مسائل کے بارے میں کابینہ پاکستان میں شدید اختلاف رائے پیدا ہو جانے سے سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے اپنا استعفےٰ پیش کر دیا ہے اور مسٹر غلام محمد وزیر مالیات جلد مسٹر لیاقت علیخان کی جگہ وزیر اعظم ہو جائیں گے - یہ اطلاع شر انگیز اور من گھڑت ہے - اور اس میں فی الحقیقت شمہ بھر بھی صداقت نہیں -

ہندوستان کو خام روئی کی برآمد

کراچی ۱۹ رجنوری جو لائسنس خام روئی کا پہلا "کوٹا" ہندوستان کو برآمد کرنے کیلئے دئے گئے تھے - انکی میعاد ۲۸ فروری ۱۹۴۹ء تک بڑھا دی گئی ہے -

کراچی میں عجائب گھر قائم کرنے کی تجویز

کراچی ۲۰ رجنوری - پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن کی زیر صدارت منعقدہ ایک جلسہ میں آج یہاں مستقبل قریب میں ایک عجائب خانہ قائم کرنے کی تجویز پر غور و خوض کیا گیا

اس جلسہ میں وزارت تعلیم کے افسر کراچی ایڈمنسٹریشن کے افراد دارالحکومت کے ممتاز شہریوں نے شرکت کی - معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ فریرے ہال میں سابقہ وکٹوریہ میوزیم کی اشیاء سے ایک عجائب خانہ کی ابتداء کی جائے - اس دوران میں حکومت پاکستان کا محکمہ آثار قدیمہ عجائب خانہ کے لئے مزید اشیاء فراہم کرے گا - (اسٹار)

سائنسی اور ٹکنیکل مرکزی مشاورتی بورڈ

کراچی ۲۰ رجنوری - معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت کے سائنسی مشیر سر ہنری ٹیزارڈ نے ... ہدایت کی ہے کہ پاکستان میں سائنسی اور ٹکنیکل تعلیم کی ترقی کے معاملات پر حکومت کو مشورہ دینے کے لئے جلد ہی ایک مرکزی جماعت قائم کی جائے -

معلوم ہوا ہے - کہ سر ہنری ٹیزارڈ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مشاورتی جماعت میں ماہروں کے علاوہ غیر ٹکنیکل ممبر بھی ... رکھے جائیں - (اسٹار)